از عدالتِ عظمی

بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ اور دیگران

بنام

بابول اور دیگر وغیرہ

تاریخ فیصلہ: 5 اگست 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

کامن کول کیڈر، 1974:

قاعدہ 12.4 (1) (سی) - برخاستگی - کوئلے کی کان میں حادثہ - نابالغوں کو شدید چوٹیں اور جانی نقصان - حقائق تلاش کرنے والی کمیٹی کی رپورٹ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سینئر مائننگ انجینئر اور منیجر کی طرف سے ڈیوٹی میں غفلت برتی گئی تھی۔ ڈیوٹی میں لاپرواہی کے الزام میں ان کی خدمات کو قواعد کے تحت طاقت کا استعمال کرنے والی کمپنی نے ختم کر دیا۔ مانا جاتا ہے کہ یہ قاعدہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کے طور پر منسوخ کر دیا گیا تھا، کمپنی کی طرف سے طاقت کے استعمال کی درخواست کرنے کے لیے کبھی بھی رائج نہیں تھا- جب جواب دہندگان پر ڈیوٹی میں غفلت کا الزام لگایا گیا تھا، تو انہیں موقع دیتے ہوئے تحقیقات کرنا ضروری تھا- اپیل کنندہ کو

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document

قانون کے مطابق جواب دہندگان کو معقول موقع فراہم کرتے ہوئے انکوائری کرنی چاہیے۔ مجرم کو معطلی کے تحت سمجھا جائے گا اور تحقیقات کے زیر التواء روزی روٹی کا حقدار ہو گا۔

جی پی لال بنام کول انڈیا لمیٹڈ، سی اے نمبر 3673، سال 1988 کا فیصلہ عدالت عظمیٰ نے 24.11.1994 پر کیا۔

مینیجنگ ڈائریکٹر، ای سی آئی ایل، حیدرآباد اور دیگران بنام بی کاموکر اور دیگران، [1993] 4 ایس سی سی 727، اس کے بعد آئے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 10866، سال 1996 وغیرہ۔

ایف ایم اے ٹی نمبر 1548، سال 1990 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے مورخہ 21.11.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے انپ سچتے، سی ڈی سنگھ اور ایچ منشی۔

جواب دہندگان کے لیے ایچ ایل اگروال اور کے کے گپتا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

یہ اپیلیں 21 نومبر 1995 کو کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے ایف ایم اے ٹی نمبر 90/1548 اور 92/250 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ مدعا علیہ بابو لال سینئر مائننگ انجینئر تھا اور دوسرا پہلا مدعا علیہ مہیشوری شرما جنوبی گووند پور کولیری، گووند پور علاقے میں کام کرنے والا منیجر تھا۔ 30 جون 1989 کو دوپہر 2 بجے گیارہ سیم (کوئلے کی) میں چھت گرنے سے ایک حادثہ پیش آیا تھا جس کی وجہ سے

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document

پانچ کان کن ہلاک اور دو کان کن شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اپیل کنندہ کا معاملہ یہ ہے کہ دونوں پہلے جواب دہندگان جائے وقوع پر موجود نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے کان کنوں کے حادثے سے بچنے کے لیے ضروری حفاظتی احتیاطی تدابیر اختیار کی تھیں۔ پانچوں کی موت اور دو کان کنوں کے زخمی ہونے کی وجہ جاننے کے لیے ایک فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی مقرر کی گئی۔ ایسا لگتا ہے کہ یکم جولائی 1989 کی رپورٹ میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ جواب دہندگان کی طرف سے ڈیوٹی میں غفلت برتی گئی تھی جس کے نتیجے میں کان کا حادثہ پیش آیا۔ نتیجتا، اپیل کنندہ نے کامن کول کیڈر، 1974 کے قاعدہ 12.4(1)(سی) کے تحت اختیار کا استعمال کیا جو کہ درج ذیل ہے:

"12.4. برخاستگی.

(i) جب تک کہ دوسری صورت میں خاص طور پر فراہم نہ کیا جائے، ایگزیکٹو کیڈر کے ملازم کی تادیبی کا معاہدہ تادیبی بنیادوں کے علاوہ دیگر لحاظ سے ختم کیا جا سکتا ہے:

(ا)۔..............................

(ب)۔..............................

(ج) دونوں طرف، سروس میں تصدیق پر تین ماہ کے نوٹس یا اس کے بدلے میں ادائیگی کے ساتھ۔

اس کی بنیاد پر، دونوں پہلے جواب دہندگان کی خدمت ختم کر دی گئی۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اس عدالت نے سی اے نمبر 3673، سال 1988 میں جی پی لال بنام کول انڈیا لمیٹڈ کے بعنوان اس اصول کو آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا تھا۔ نتیجتا، یہ قاعدہ کبھی بھی اپیل گزاروں کے ذریعے اختیارات کے استعمال کو مدعو کرنے کے لیے رائج نہیں تھا۔

پھر سوال یہ ہے: جواب دہندگان کی پوزیشن کیا ہو گی؟ یہ جاننا دور کی بات نہیں ہے کہ جب دونوں پہلے جواب دہندگان پر ڈیوٹی میں غفلت کا الزام لگایا گیا تھا، تو ڈیوٹی میں مبینہ غفلت کے لیے کوئی تادیبی کرنے سے پہلے

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document

انہیں موقع دینے کے لیے انکوائری کرنا ضروری تھا۔لہذا یہ ضروری ہے کہ اپیل کنندہ دونوں پہلے جواب دہندگان کے خلاف انکوائری کرے جو انہیں اصول کے مطابق معقول موقع فراہم کرے۔ آئینی بنچ نے مینیجنگ ڈائریکٹر، ای سی آئی ایل، حیدرآباد اور دیگران بنام بی کروکر اور دیگران، [1993] 4 ایس سی سی 727 میں فیصلہ دیا تھا کہ مجرم کو تحقیقات کے زیر التواء معطلی کے تحت سمجھا جانا چاہیے۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، ہم یہ مانتے ہیں کہ جواب دہندگان زیر التواء انکوائری کے دوران روزی روٹی کے حقدار ہیں۔انکوائری حکم کی وصولی کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر مکمل کی جانی چاہیے۔بقایا الاؤنس حکم کی کاپی موصول ہونے کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر ادا کیا جائے گا۔

اپیلوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔کوئی لاگت نہیں۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document